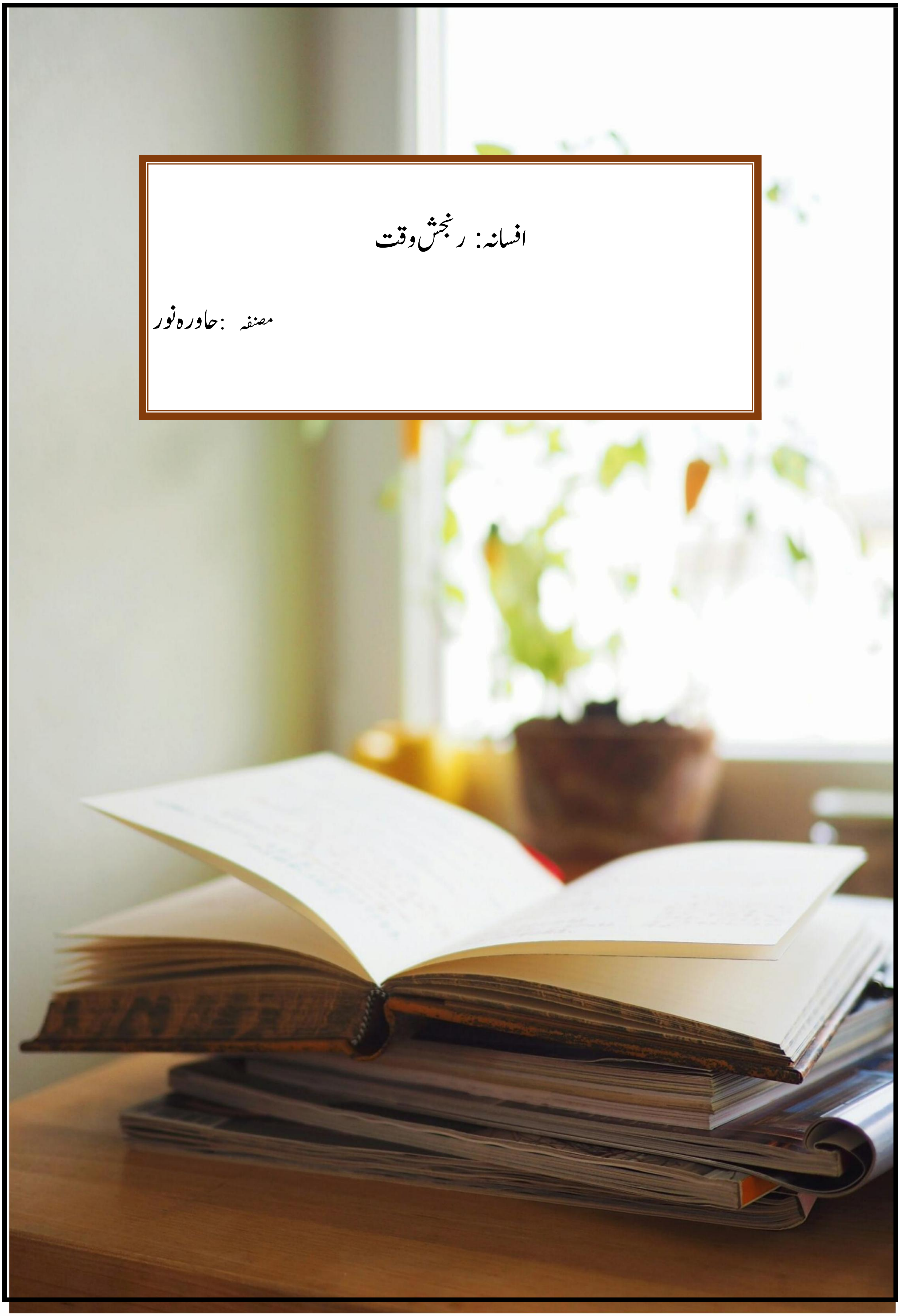

افسانہ: رنجش وقت

مصنفہ :حاورہ نور

اردوناولزبلاگز

اردوناولزبلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردوناولزبلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے
آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے-
براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر
اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے-
اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں-:

urdunovelsblog

ویب سائٹ: urdunovels.blog
ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com
انسٹاگرام: @urdu_novels.blog
فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے!

رنجش وقت

مصنفہ : حاورہ نور

یہ ایک عجیب اور ڈراؤنے گھر کا منظر تھا، کمروں میں کمرے نکلتے تھے، وہیں پیچھے والے کمرے میں نمل نامی لڑکی بیٹھی خوف سے رو رہی تھی۔ اسکے لیے یہ جگہ بالکل اجنبی تھی یا شاید کچھ جانا پہچانا تھا۔ اسکے سوا گھر میں اور کوئی نہیں تھا، ہر طرف اندھیرا چھایا تھا۔ دیوار کے اس پار موجود مکان سے رونے اور چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ یہ کون سی جگہ ہے لیکن اندھیرے کے سبب وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔ اچانک کمرے میں موجود کھڑکی سے روشنی نظر آئی، کوئی لڑکا تھا جو وہاں سے گزرا تھا اور اگلے ہی لمحے پھر سے اندھیرا سا چھا گیا۔ ساتھ والے گھر سے رونے کی آوازیں اونچی ہوتی جا رہی تھیں، جو یہ پتہ دیتی تھیں کہ جیسے کسی گھر میں صف ماتم بچھ گیا ہو۔

—

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا منظر تھا جس کے کسی کمرے میں بیٹھی نمل بڑی بہن سے اپنے خواب کا ذکر کر رہی تھی۔

"پتہ نہیں کیسا عجیب خواب دیکھا میں نے رات کو"

چھوڑو، مجھے بھی کیسے کیسے عجیب خواب آتے ہیں، کوئی مطلب نہیں ہوتا ان خوابوں کا" نحل نے سمجھاتے ہوئے بولا۔ کہتی تو تم ٹھیک ہو، لیکن مجھے "اتنا یقین ہے کہ وہ لڑکا عبداللہ ہی تھا

اچھا یار چھوڑو بھی، چلو بازار چلتے ہیں عید کے لیے کافی چیزیں لینی ہیں مجھے" نحل نے بات بدلتے ہوئے بولا۔

عید میں صرف دو دن باقی تھے اور تیاریاں عروج پہ تھی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں عبایا پہنے بازار جا رہی تھیں۔ نمل کو اپنے لیے چوریاں، مہندی اور بھی ڈھیر ساری چیزیں لینی تھیں۔

باقی کی شاپنگ کرنے کے بعد اب وہ دونوں چوڑیوں والی دوکان میں موجود تھیں۔

بھائی!! زنک کلر کی چوڑیاں ہوں گی آپ کے پاس؟؟" نحل نے دوکاندار کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"

دوکان میں خاصہ رش تھا، ہر کوئی عید کی تیاریوں میں مصروف تھا۔

ارے نحل تم لوگ بھی یہاں ہو" پیچھے سے عروج نے مخاطب کیا تھا۔ عروج کو دیکھ کر نحل کی تو خوشی دوبالا ہو گئی لیکن نمل کو زیادہ فرق نہیں پڑا" تھا۔

عروج انکی پھوپھو زاد تھی جو ابھی عید کی شاپنگ کے لیے اپنی دوست کے ساتھ بازار آئی تھی۔

ہاں، نمل نے کچھ چیزیں لینی تھیں عید کے لیے، خیر۔۔۔۔ عید مبارک ! کل پتہ نہیں ہم ملیں یانہ ملیں" نحل کے چہرے پہ خوشی اوراداسی کے" ملے جلے تاثرات تھے۔

ارے کیوں نہیں، کل آنا تم لوگ ہمارے یہاں جیسے ہر سال آتے ہو ہر عید پہ" عروج نے نحل کا ہاتھ تھامااور مسکراتے ہوئے کہا۔ایک پل کے لیے" نظر نمل پہ ٹھہرائی جو دوکاندار سے چوڑیاں خریدنے میں مصروف تھی، جیسے اسکے لیے عروج کوئی اہمیت ہی نا رکھتی ہو۔

چند منٹ بعد نمل کی خریداری مکمل چکی تھی

چلیں گھر؟؟" نمل نے نحل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"

" کہتی تو تم ٹھیک ہو، لیکن مجھے اتنا یقین ہے کہ وہ لڑکا عبداللہ ہی تھا

اچھا یار چھوڑو بھی، چلو بازار چلتے ہیں عید کے لیے کافی چیزیں لینی ہیں مجھے" نحل نے بات بدلتے ہوئے بولا۔

عید میں صرف دو دن باقی تھے اور تیاریاں عروج پہ تھی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں عبایا پہنے بازار جارہی تھیں۔ نمل کو اپنے لیے چوریاں، مہندی اور بھی ڈھیر ساری چیزیں لینی تھیں۔

باقی کی شاپنگ کرنے کے بعد اب وہ دونوں چوڑیوں والی دوکان میں موجود تھیں۔

بھائی!! زنک کلر کی چوڑیاں ہوں گی آپ کے پاس؟؟" نحل نے دوکاندار کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"

urdunovelsblog

دوکان میں خاصہ رش تھا، ہر کوئی عید کی تیاریوں میں مصروف تھا۔

ارے نحل تم لوگ بھی یہاں ہو" پیچھے سے عروج نے مخاطب کیا تھا۔ عروج کو دیکھ کر نحل کی تو خوشی دوبالا ہو گئی لیکن نمل کو زیادہ فرق نہیں پڑا" تھا۔

عروج انکی پھوپھو زاد تھی جو ابھی عید کی شاپنگ کے لیے اپنی دوست کے ساتھ بازار آئی تھی۔

ہاں، نمل نے کچھ چیزیں لینی تھیں عید کے لیے، خیر۔۔۔۔ عید مبارک ! کل پتہ نہیں ہم ملیں یانہ ملیں" نحل کے چہرے پہ خوشی اوراداسی کے" ملے جلے تاثرات تھے۔

ارے کیوں نہیں، کل آنا تم لوگ ہمارے یہاں جیسے ہر سال آتے ہو ہر عید پہ" عروج نے نحل کا ہاتھ تھامااور مسکراتے ہوئے کہا۔ایک پل کے لیے" نظر نمل پہ ٹھہرائی جو دوکاندار سے چوڑیاں خریدنے میں مصروف تھی، جیسے اسکے لیے عروج کوئی اہمیت ہی نا رکھتی ہو۔

چند منٹ بعد نمل کی خریداری مکمل چکی تھی

چلیں گھر؟؟" نمل نے نحل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"

کیسی ہو نمل؟؟" عروج نے پرجوشی سے پوچھا۔

ٹھیک ہوں" نمل نے خشک لہجے میں جواب دیا۔''

"اتنی جلدی گھر جا رہے ہو تم لوگ شاپنگ ہو گئی؟؟؟''

ہاں، بس تھوڑی بہت چیزیں رہ گئی تھیں جو آج لیں باقی کی تیاریاں تو پہلے ہی ہو گئی تھی" نمل کی بجائے نحل نے جواب دیا۔''

"اچھا چلو ٹھیک ہے، تم لوگ جاؤ۔۔۔۔۔اور ہاں کل عید پہ ضرور آنا''

ہاں، انشاءاللہ ضرور آئیں گے" نحل نے جواب دیا۔''

"نمل تم بھی''

عروج نمل کی ناراضگی سے واقف تھی اور اسے عید پر مدعو کر کے ناراضگی دور کرنا چاہتی تھی۔

نمل نے بس سر جھٹک دیا اور اللہ حافظ کہہ کر گھر کو چل دی۔

رات نو بجے کا وقت تھا۔ کمرے میں خوب رونق تھی، نمل بڑی بہن نحل سے مہندی لگوا رہی تھی، امی سب کے کپڑے استری کر کے لٹکا رہی تھیں تاکہ صبح عید کی نماز کے لیے کوئی لیٹ نہ ہو جائے۔ ابا اور تایا بیٹھک میں باتیں کر رہے تھے۔

ویسے تمہیں اس طرح عروج کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے تھا" نحل نے مہندی لگاتے ہوئے بولا۔''

اوہ۔۔۔۔۔سیریسلی، تم یہ کہہ رہی ہو''

بلکہ ہاں تم تو کہو گی ہی تمھاری سو کالڈ بیسٹ فرینڈ جو رہی ہے وہ" نمل نے طنز کیا۔

"اچھا میری بیسٹ فرینڈ تھی وہ تو کیا تمھاری کچھ نہیں لگتی؟؟ ہاں؟''

ہاں لگتی ہے نا۔۔۔۔۔میری کبھی نا ہونے والی نند" نمل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔''

"بس کر دو نمل!! اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا''

بات غرور کی نہیں ہے عزت کی ہے، اور میں تو حیران ہوں کے اتنا سب کرنے کے بعد کس منہ سے وہ لوگ ہمیں بلاتے ہیں''

اچھا ہلو مت، مہندی خراب ہو جائے گی" کلائی پر خوبصورت سا پھول بناتے ہوئے نحل نے بولا۔

"ہاں اب تمھارے پاس اپنی پیاری بیسٹ فرینڈ کے حق میں صفائی دینے کے لیے کچھ نہیں بچا۔۔۔۔ہنا؟''

urdunovelsblog

اچھا چلو عروج کی بات نہیں کرتے پھو پھو کی کر لیتے ہیں، کتنا پیار کرتی تھیں وہ ہم سے، وہ ہمارے لیے پھو پھو کم اور بڑی بہن زیادہ تھیں، رمضان ‘‘ میں بھی انہوں نے ہمیں افطار پر بلایا لیکن تم بضد تھی کہ نہیں جاؤ گی اور تمھاری وجہ سے میں بھی نہیں گئی، اب انہوں نے عید پر بھی بلایا ہے تو چلے جاتے ہیں نا، عید انکے بغیر بالکل ادھوری ہے یاررر۔۔۔۔" مہندی چھوڑ کر نحل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

نہیں جاؤں گی میں, جو کرنا ہے کر لو، اور مجھے مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ سمجھی تم؟؟" وہ غصّے میں لگتی تھی۔ ‘‘

"یار پھو پھو کا کیا قصور ہے، انہوں نے تو کچھ نہیں بولا نا ‘‘

انکا قصور یہ ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو لگام نہیں لگائی، کیا سمجھتی ہے وہ تمھاری چہیتی عروج، کہ جو دل میں آئے گا کسی کو بھی بول دے گی اور پھر "
"اسے اتنی آسانی سے معاف کر دیا جائے گا۔۔۔ ہر گز نہیں

نمل کا غصہ بڑھ رہا تھا، اپنے غصے میں وہ ایک بے لگام گھوڑے کی طرح تھی جو کسی کو بھی کچل دے، اگر عروج کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی تو پھر نمل بھی کسی سے کم نہیں تھی۔

لگام تو تمھیں بھی نہیں لگائی گئی، زبان تو تمھاری بھی بہت چلتی ہیں۔۔۔۔" نمل کا لہجہ دیکھ کر نحل بھی پھر چپ رہنے والی نہیں تھی۔ غصے میں تو پھر ‘‘ سارا خاندان ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔

کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو" امی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔ ‘‘

"امی کچھ نہیں دماغ خراب ہے اسکا"

"ہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ

میں نے اسے بس اتنا کہا کہ صبح پھو پھو گھر چلیں گے، آج عروج نے بھی کہا تھا کہ ضرور آنا، پھو پھو کا بھی میسج آیا تھا، اب وہ لوگ معافی مانگ چکے ہیں ‘‘
"تو ہمیں بھی تو چاہیے نا کہ ہم معاف کر دیں اور دوبارہ سے نارمل ہو جائیں

اچھا چپ کرو تم بھی، جانا ہوا تو چلی جائے گی" امی نے بیزاری سے بولا۔ ‘‘

نحل کی بولتی وہیں بند ہو گئی جبکہ نمل پیر پٹخ کے کب کی کمرے سے جا چکی تھی، آنکھوں میں آنسوں لیے وہ اب اپنی آدھی ادھوری مہندی دھو رہی تھی۔

ایک تو ہم لڑکیاں، زرا سا غصہ آ جائے یا کچھ ہماری مرضی کا نہ ہو رہا ہو تو تسبے بہانے لگتی ہیں" اس نے دل میں سوچا تھا۔ ‘‘

کچھ خیال ہے تمھیں بھی ماں کا؟؟ ابھی تک گھر کی کوئی صفائی نہیں ہوئی، ایک نمبر کی کام چور ہو دونوں" کمرے سے امی کی آواز آئی تھی جو دن بھر ‘‘ کی تھکاوٹ کا غصہ نحل پہ اتار رہی تھیں۔

نمل نے امی کی بات ایک کان سے سنی اور دوسرے سے نکال دی، گھر کے کاموں کے معاملے میں وہ ہمیشہ سے ہی کام چور تھی، جبکہ نحل بالکل مختلف تھی، نمل کے مقابلے میں وہ زیادہ سمجھدار اور معاف کرنے والی تھی۔ امی کی بات سنتے ہی نحل اٹھ کھڑی ہوئی اور صفائیاں کرنے لگی جبکہ امی کچن میں مصروف ہو گئیں۔

-

رات بارہ بج چکے تھے، قاسم صاحب سونے کے لیے جا چکے تھے، امی اور نحل بھی کاموں سے فارغ ہو چکی تھیں۔

نحل کمرے میں داخل ہوئی تو لائٹس آف تھیں، اندھیرے میں زرا سی موبائل کی روشنی میں نمل کا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ وہ بھی پلنگ پر جا لیٹی، لحاف اوڑھا اور چھت کو تکنے لگی، ایک دو دفعہ نمل کی طرف دیکھا مگر وہ بے پرواہ موبائل پہ ریلز سکرول کر رہی تھی۔

سوری" نظریں چھت پہ مرکوز کیے نحل نے بولا۔"

کس لیے؟" نمل نے نحل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے جو ہوا"

غلطی میری ہی تھی، میں ہوں ہی ایسی" موبائل چھوڑ کر اب نمل بھی اندھیرے میں چھت کو دیکھنے لگی۔"

"کیسی؟"

کھڑوس، بدتمیز، بدلحاظ وغیرہ وغیرہ" اسکی آواز میں اب نمی تھی۔"

!میں تم سے بس ایک بات کہوں گی نمل"

معاف کرنے والا دل دکھانے والے سے بڑا ہوتا ہے" نحل نے سمجھانے کے انداز میں بولا، اور پھر چند لمحے یونہی خاموش گزر گئے۔

نحل تم ٹھیک کہتی ہو لیکن تم خود دیکھو کہ ایک دن کوئی بھی عورت چاہے وہ پھوپھو ہوں یا کوئی اور، میرا یا تمھارا رشتہ مانگے اور کسی وجہ سے ہم انکار"
"کر دیں تو کیا یہ بات درست تھی کہ وہ لوگ میرے کردار پہ باتیں کرتے؟

" معافی بھی تو مانگ رہے ہیں نا وہ لوگ، اور تم نے بھی تو بلاوجہ رشتے سے انکار کیا تھا، اچھا خاصہ لڑکا ہے عبداللہ "

جب کوئی کسی کے گھر رشتہ بھیجتا ہے تو اسے ہاں یا ناں دونوں کے لیے تیار رہنا چاہئے، اور یہ میرا حق ہے کہ میں انکار کر سکوں اور رہی بات معافی کی تو"
"انسان کی فطرت نہیں بدلتی انہوں نے ایک دفعہ وہ باتیں کی ہیں تو دوبارہ کریں گی

."دیکھو نمل۔۔۔۔" نحل کچھ بولنے ہی والی تھی کے نمل نے ٹوکتے ہوئے کہا" کیا ہم اس موضوع پر بات کرنا چھوڑ سکتے ہیں"

جیسی تمھاری مرضی، کوئی فائدہ نہیں تمھیں سمجھانے کا، گڈ نائٹ" نحل نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا۔"

“Have bad dreams

نمل نے چڑ کر کہا اور پھر موبائل چلانے لگ گئ۔

چمکتی سکرین پر "آمنہ پھوپھو" کے نام کا ان باکس کھلا تھا۔ آمنہ نحل سے بارہ سال بڑی تھیں، نحل پیدا ہوئ تو بالکل بہن کی طرح اسکا خیال رکھتی اس سے پیار کرتی، دو سال بعد نمل پیدا ہوئ تو اس کے ساتھ بھی آمنہ کا ایسا ہی شفقت بھرا رویہ تھا۔ نحل ہمیشہ سے آمنہ کو اسکے نام سے پکارتی تھی، ایک عرصے تک نمل انہیں پھوپھو لفظ سے مخاطب کرتی اور پھر نحل کی دیکھا دیکھی نمل نے بھی یہ تکلف چھوڑ دیا۔

انکی درمیان کبھی پھوپھو بھتیجی والا رشتہ ہی نہیں تھا، تین بہنیں جو ایک دوسرے کی سکھ دکھ کی ساتھی تھیں لیکن پھر ایک دن آمنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لیے نمل کا ہاتھ مانگا۔ آمنہ سولہ سال کی تھی جب دادا نے اسکی شادی کر دی۔ نمل کا رشتے سے انکار کرنے کی وجہ یہی تھی کہ عبداللہ اس سے تین سال چھوٹا تھا۔

رشتے سے انکار ہوا تو پھوپھو خاموش ہو گئیں حالانکہ وہ نمل کو بہو اس لیے بنانا چاہتی تھیں تاکہ کبھی نمل کی کہیں اور شادی ہو گی تو وہ لوگ دور نہ ہو جائیں لیکن نمل نے عبداللہ کو ہمیشہ بھائ کی نظروں سے دیکھا تھا۔ اب تک بھی سب ٹھیک تھا رشتے اس وقت خراب ہوئے جب چھوٹوں نے بیچ میں سوچے سمجھے بغیر بولنا شروع کر دیا اور بڑوں نے ان الفاظ کے لیے انہیں جواب دہ بنانا چھوڑ دیا۔

عروج کا جو دل کیا وہ بولتی گئی۔۔۔۔

"ہو گا کوئ اور جسے پسند کرتی ہو گی"

"بتادو پھر کون ہے وہ جس سے شادی کا ارادہ ہے"

"پیسے والا ہی ہو گا کوئ"

یہ تمھیں اپنے حسن پہ زیادہ غرور نہیں ہے" عروج کی کہی گئیں باتیں اسے آج بھی یاد تھیں۔ اور انہیں باتوں نے اسکے دل میں نفرت پیدا کر دی" تھی۔

چند لمحوں تک وہ آمنہ کے پرانے میسج پڑھتی رہی، ایک عرصے سے کوئ میسج نہ آیا تھا، نمل نے بھی زحمت نہیں کی تھی۔ اسی دوران کب آنکھ لگی اسے پتہ بھی نہیں چلا۔

صبح فجر کے وقت کئ بار الارم بجا، امی نے بھی کئ بار اٹھانے کی کوشش کی مگر مجال ہے جو وہ اٹھتی۔ آج عید کا دن تھا اور ہمیشہ کی طرح اسکی عید کی یہی روٹین تھی صبح دس بجے اٹھتی، گیارہ بجے تک یونہی کچھ کھاتی پیتی، پھر اٹھ کے تیار ہوتی اور سب سے پہلے پھوپھو کے گھر جاتی، آج بھی اسکا دن ایسے ہی گزرنے والا تھا۔

سو کر اٹھی تو یوں لگتا تھا کہ آدھی عید تو گزر گئ ہے۔ گھر میں خاصی رونق تھی۔ کمرے میں نحل کو پایا جو صوفے پہ بیٹھی مزے سے چنا چاٹ کھا رہی تھی۔ ساتھ والے کمرے سے مرد حضرات کی باتوں کی آوازیں آ رہی تھی۔ عید پہ سب مرد نماز عید کے بعد قاسم صاحب کے گھر آتے اور قریباً آدھا دن یہی گزرتا پھر قریباً بارہ بجے کے بعد سب لڑکیاں تیار ہو کر آمنہ پھوپھو کے گھر جاتیں اور خوب رونق لگتی۔

اٹھ گی تم" نحل نے نمل کی آنکھ کھلی پائی تو فوراً مخاطب کیا۔"

نہیں کل اٹھوں گی" جمائی لیتے ہوئے منہ دوبارہ لحاف میں کر لیا۔"

"توبہ ہے بھئی ایک تو تمھاری نیند نہیں پوری ہوتی، فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی آج"

یارررنیند بہت آئی ہوئی تھی آج، ابھی بھی آئی ہے"۔ لحاف کے اندر سے آواز آئی۔"

پتہ ہے فجر کی نماز پڑھنا کس کے لیے مشکل ہوتا ہے" ہمیشہ کی طرح نحل کے پاس آج بھی نمل کو سمجھانے کے لیے کوئی نہ کوئی ٹاپک موجود تھا۔"

منافق پہ" جواب وہ بھی جانتی تھی۔"

کیا تم ہر وقت کوئی نہ کوئی لیکچر دینا شروع کر دیتی ہو" نمل نے چڑتے ہوئے بولا۔"

بڑی بہنوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے، ہمیشہ نصیحت کرنے والا"۔"

"اچھا کم از کم آج عید کے دن تو یہ لیکچر نہ دو"

کیوں؟ کیا عید کے دن نماز فرض نہیں ہوتی؟ یہ کیا بات ہوئی کہ رمضان میں نمازوں کا بڑا اہتمام کیا اور جیسے ہی رمضان ختم ہوا اگلے دن ہی نماز سے"
"اتنی بے پرواہی

"اچھا میری ماں پڑھ لوں گی باقی کی نمازیں، ابھی مجھے جلدی سے چاٹ لا کر دو بھوک لگ رہی ہے

منہ تو دھولو پہلے اٹھ کے" نحل نے کچن میں جاتے ہوئے بولا۔"

شیروں کے منہ دھلے ہوئے ہی ہوتے ہیں" نمل نے پیچھے سے آواز لگائی۔"

-

چند لمحوں بعد نمل زنک کلر کی لانگ فراک میں ملبوس آئینے کے سامنے کھڑی آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی، پھر کلائیوں میں چوڑیاں پہنی، کانوں میں چاندی کے جھمکے ڈالے جو یقیناً پھوپھو نے پچھلی بر تھ ڈے پہ دیے تھے۔ نحل مہرون کلر کی لانگ فراک میں ملبوس تھی دونوں نے کپڑے ایک جیسے ہی سلوائے تھے۔ اب وہ دونوں کیمرے میں مختلف پوزز دے رہی تھیں، کبھی نحل نمل کی تصویریں لیتی اور کبھی نمل نحل کی تصویریں لیتی اور کبھی وہ دونوں موبائل فون میں سیلفی لے رہی ہوتی۔ ڈھیر ساری تصاویر بنانے کے بعد اب بھاری تھی سب سے ملنے اور عیدی لینے کی۔ نحل چونکہ صبح کی اٹھی تھی تو وہ تایا ابا اور باقی سب سے مل چکی تھی لیکن نمل نے ابھی ملنا تھا۔

چند لمحوں بعد جب وہ تایا اور انکی فیملی سے مل چکی تھی تو اب وہ سب کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ تایا کی بیٹی زمل فاطمہ کے ساتھ چند تصاویر بنانے کے بعد اب انکا پھوپھو کے گھر جانے کا ارادہ تھا، سوائے نمل کے۔ اتنی آسانی سے وہ باتیں دل سے نکالنے والی نہیں تھی۔

میں نہیں جا رہی میں نے رات کو بھی بولا تھا" نمل اب بھی بضد تھی۔"

دیکھو میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں آجاؤ" نمل نے ایک آخری کوشش کی۔"

یار میں اپنی دوست کو کہہ چکی ہوں کہ میں اسکے گھر آؤں گی سو میں اپنی بات سے مکرنے والی نہیں" بہانہ وہ کب سے تیار کر چکی تھی۔"

"ٹھیک ہے مرضی تمھاری، پچھتاؤ گی بعد میں کیونکہ ہم بہت مزے کرنے والے ہیں وہاں"

"نہیں پچھتاؤں گی جاؤ تم"

نحل اور زمل دونوں کے کئی بار اصرار کرنے کے باوجود وہ نہیں گئی۔ دلوں میں جو دوریاں آگئی تھیں شاید وہ ان دوریوں کو ختم ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شام چار بجے کا وقت تھا، زمل اور نحل گھر واپس آگئیں تھیں۔ چونکہ قاسم صاحب اور انکے بہن بھائی کا گھر ایک ہی شہر میں تھا تو عید کے روز یہ آنا جانا لگا رہتا تھا۔ قاسم صاحب ان تمام الزامات جو انکی بیٹی پر لگائے گئے کے لیے اپنی بہن کو معاف کر چکے تھے۔ ظاہر ہے ایک خون تھا، جیسے نحل ہر بار نمل کو اسکی بدتمیزی کے لیے معاف کر دیتی تھی قاسم صاحب نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔

اب تینوں کزنز چھت پر ٹہل رہی تھیں۔ آج موسم بھی کافی خوبصورت تھا۔ جب سے وہ دونوں پھوپھو کے گھر سے واپس آئی تھیں بس وہیں کی باتیں کیے جا رہی تھیں۔

گئی تھی پھر تم اپنی دوست کے گھر؟؟" نحل نے سوال کیا۔"

"نہیں دل نہیں کیا"

پچھتائی تو ہو گی تم ہمارے ساتھ نہ جانے پر" نحل نے مزاحیہ انداز میں کہا۔"

بس کر دو یار" نمل نے بیزاری سے کہا۔"

نحل اور زمل اب بھی ٹہل رہی تھیں جبکہ نمل کرسی پہ بیٹھی موبائل استعمال کرنے لگی۔ واٹس ایپ میسجز کی لسٹ میں سب سے اوپر پھوپھو کا نمبر تھا۔ میسج آدھے گھنٹے پہلے کا تھا۔

مانا کہ انمول ہو، کسر نایاب ہو تم"

"(ہم بھی تو جاناں ہر دہلیز پہ نہیں ملتے) انجان

چمکتی سکرین پر میسج جگمگا رہا تھا، صرف ایک میسج سے اسکا دل پگھل رہا تھا۔ لیکن اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ آج عید کے خوبصورت موقع پر پھوپھو سے ملنے کیوں نہیں گئی۔ اسکی نظریں موبائل سکرین پر جمی تھیں۔

کیا ریپلائے دوں؟" اس نے دل میں سوچا۔"

سوری آمنہ " ٹائپ کیا اور ریپلائے کا انتظار کرنے لگی، چند لمحے ایسے ہی بیٹھی رہی لیکن جواب موصول نہ ہوا۔اس نے بھی مزید کوئی میسج نہیں کیا"
اور نیچے کمرے میں چلی گئی، کپڑے تبدیل کیے اور یونہی آنکھیں بند کیے لیٹ گئی۔

تم پھر سو گئی؟" کچھ لمحوں بعد نحل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا تھا۔

نہیں یار جاگ رہی ہوں" نمل کی آواز بوجھل تھی۔"

"کیا ہوا ہے؟اداس لگ رہی ہو"

"کچھ نہیں بس تھک گئی ہوں"

ایسا کیا کیا ہے جو تھک گئی؟؟ظہر اور عصر کی نماز پڑھی؟" نحل کا لیکچر پھر سے شروع ہونے والا تھا۔"

"نہیں یار یاد نہیں رہا"

تم اللہ کی نماز کو بھول جاؤ گی تو کیا اللہ تمھیں یاد رکھیں گے؟" نحل نے سمجھانے کے انداز میں بولا۔"

نمل خاموش رہی۔

دیکھو نمل! یہ بہت اچھی بات ہے کہ تم رمضان میں نمازیں بھی پڑھتی ہو تراویح بھی لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ باقی کا پورا سال تم اپنے رب کو ہی
"بھول جاؤ۔ کبھی نماز پڑھ لی تو کبھی چھوڑ دی

نمل کی طرف سے اب بھی خاموشی تھی۔

دیکھو نمل تمھارے پاس دو رستے ہیں۔پہلا یہ کہ اللہ کو یاد رکھو اللہ تمھیں یاد رکھے گا اور دوسرا یہ کہ "وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں بھلا"
دیا۔" اب تمھیں سوچنا ہے کہ کونسا رستہ منتخب کرنا ہے"۔ نحل کا لیکچر اب بھی جاری تھا جبکہ نمل خاموشی سے کمرے کی چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔

تم سن بھی رہی ہو یا نہیں؟؟"

"تمھیں بہت پچھتاوا ہوگا ایک دن یہ نمازیں چھوڑنے کا

یہ تمھاری ہر بات میں پچھتاوا کیوں آجاتا ہے" نمل نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا تھا۔"

کیونکہ میں ڈرتی ہوں، میں ہر اس کام سے ڈرتی ہوں جسے کرنے کے بعد مجھے پچھتاوا ہو یا جسے نہ کرنے سے پچھتاوا ہو"۔"

میں بھی پچھتا رہی ہوں" نمل نے موبائل آن کیا، اب تک ریپلائے نہیں آیا تھا۔"

کس بات پہ" نحل نے تجسس سے پوچھا۔"

پھوپھو سے نہ ملنے پہ" بات کا موضوع بدل چکا تھا۔"

"پوچھ رہی تھیں وہ تمھارا کہ نمل کیوں نہی آئ''

میں نہیں آئ تو وہ کونسا ملنے آگئیں" آواز میں نمی تھی۔"

کل کیا پتہ کس کے لیے آنکھیں ترس جائیں۔۔" آمنہ کی واٹس ایپ اباؤٹ میں لکھی سطر پڑھی۔''

مجھے پھوپھو سے بات کرنی ہے نحل" آنکھیں بھی نم تھیں۔''

"اچھا ابھی مغرب کا وقت ہوگیا ہے نماز پڑھ کے پھر کال کر لینا''

نماز پڑھنے کے بعد نمل نے آمنہ کو تین چار دفعہ کال کی لیکن کوئ جواب موصول نہیں ہوا۔

جلدی سو گئ ہوں گی آمنہ کافی تھکی ہوئ لگ رہی تھیں آج" نحل نے نمل کو پریشان پایا تو بولی۔''

پتہ نہیں کیوں میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے، دل بے چین ہے اتنا عرصہ میں نے ان سے بات نہیں کی لیکن کبھی دل ایسے اداس نہیں ہوا جیسے اب ہے''
"

فکر نہ کرو یار صبح مل لینا ابھی عید کے دو دن باقی ہیں، صبح دوبارہ چلے جائیں گے آمنہ سے ملنے بلکہ انہیں ساتھ لیکر آئیں گے" نحل نے نمل کا دل'' بہلانے کی کوشش کی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے" نمل نے جواب دیا۔''

آمنہ کا کیا گیا میسج اب بھی اسکے ذہن میں تھا، بس ایک میسج نے اسکا دل پگھلا دیا تھا۔ اس کے ذہن میں یہی چل رہا تھا کہ یہ میسج کرنے کے بعد آمنہ آف لائن کیوں ہو گئیں۔

―――

صبح کے ساڑھے نو بج چکے تھے، آج نمل نو بجے اٹھ گئ تھی اور آمنہ سے ملنے کے لیے پرجوش بھی تھی۔ وہ اپنے رویے پر شرمندہ تھی اور آمنہ کی محبت میں عروج کی کہی گئ باتیں بھلانے کو بھی تیار تھی۔

رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے والے سے اللہ ناراض ہوتا ہے نمل" رات میں نحل کا دیا گیا لیکچر اسے یاد تھا اور یہ پہلی بار تھا جب وہ اس کے'' دیے گئے لیکچر عمل کرنے والی تھی۔

نحل اور نمل کمرے میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں۔ امی بھی وہیں بیٹھی تھیں۔ اچانک امی کے موبائل پر ایک کال آئی، نحل نے موبائل چارجنگ سے اتارا اور امی کو تھما دیا۔

کس کی کال ہے؟" نمل نے عادتاً پوچھا۔"

آمنہ پھو پھو ہیں" نحل نے جواب دیا۔“

امی موبائل کان سے لگائے بات کرنے لگیں، نمل نے بھی پر جوشی سے کان موبائل کے قریب کیے۔ وہ بس اپنی آمنہ کی آواز سننا چاہتی تھی ان سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن جو آواز اسکے کانوں میں گئی وہ آمنہ کی نہیں عروج کی تھی اور پہلا جملہ جو اس نے سنا "امی نہیں رہی ممانی!" عروج نے روتے بلکتے ہوئے کہا تھا۔

کون امی؟" نمل کے منہ سے بے اختیار نکلا۔"

"پھو پھو؟؟“

"نہیں پھو پھو کیسے"

"ایسا نہیں ہو سکتا، ایسا کیسے ہو سکتا ہے“

چند سیکنڈز میں ان تینوں کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے، کال اب بند ہو چکی تھی۔ وہ تینوں ہی حواس باختہ تھیں۔ نمل کو تو جیسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ بس روئے جا رہی تھی۔ کیسی عجیب ہے نہ زندگی، انسان کیا کیا سوچتا ہے کل کے لیے لیکن کل کس نے دیکھا ہوتا ہے۔ آج اس نے آمنہ سے ملنے جانا تھا لیکن آمنہ اس سے ملنے کے لیے موجود ہی نہیں تھی۔ موت کتنی اچانک آجاتی ہے نا، چند لمحوں میں زمین پر موجود روح کو آسمانوں پر لے جاتی ہے۔ صرف چند لمحوں میں انسان کو انسان سے میت بنا دیتی ہے۔ صرف چند لمحے لگتے ہیں اور انسان کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔

امی نے خود کو سنبھالتے ہوئے ابا کو کال کی جو کسی دوست کے ساتھ باہر گئے تھے۔ جب وہ سب آمنہ کے گھر پہنچے تو سب سے پہلے جس چیز پہ نمل کی نظر پڑھی وہ آمنہ کے گھر کے ساتھ والا مکان تھا۔ پھر اسکی نظر عبداللہ پر پڑی جو قاسم صاحب سے گلے لگ کے رو رہا تھا۔ اسے اپنا خواب یاد آیا سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ ویسی ہی رونے کی آوازیں جیسے کسی گھر میں صف ماتم بچھ گیا تھا۔ آج وہ ہمیشہ کے لیے آمنہ کو کھو چکی تھی اس پچھتاوے کے ساتھ کے کاش وہ عید جیسے خوبصورت موقع پر اپنی انا اور غصے کو سائڈ میں رکھ کر ایک آخری بار آمنہ سے مل لیتی۔ وہ ہمیشہ کے لیے زندگی کے چند خوبصورت لمحے گنوا چکی تھی۔ یہ پچھتاوا اسکے ساتھ ساری زندگی رہنے والا تھا۔ لیکن آئندہ کے لیے وہ خود کو ہر پچھتاوے سے بچائے گی، بلکل نحل کی طرح رشتوں کی قدر کر کے اور نمازوں کو ادا کر کے تاکہ بعد میں اسے پچھتاوا نہ ہو کہ اس نے زندگی کا بڑا حصہ نمازوں میں کوتاہی کر کے ضائع کر دیا۔

(ختم شدہ(